روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | اتوار ۳ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۱۰ نبوت ۱۳۷۰ھش، ۱۰ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں اس مقام پر یہ بات بھی جتلانا چاہتا ہوں کہ گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے کہ جب غیر اللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے تو وہ اس مصفّا آئینہ پر ایک قسم کا زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہو جاتا ہے اور غیریت اپنا گھر کر کے اسے خدا سے دُور ڈال دیتی ہے اور یہی شرک کی جڑ ہے لیکن جس قلب پر اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنا قبضہ کرتی ہے وہ غیریت کو جلا کر اسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اصل جگہ پر آجاتی ہے عضو کے ٹوٹنے اور پھر چڑھنے میں جس طرح تکلیف ہوتی ہے، لیکن ٹوٹا ہوا عضو کہیں زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ جو اسے صرف مکرر رہے تو ایک وقت آجاتا ہے کہ اس کو بالکل کاٹنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے استقامت کے حصول کے لئے اوّلاً ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں، لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۳)

زندگی میں توبہ کی توفیق مانگیں

"اگر توبہ ایسے وقت میں ہو جب کہ انسان اپنے آخری وقت کو پہنچ چکا ہو تو ایسی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مغضوب علیہم کی طرح اُس وقت توبہ کی توفیق نہ بخشے۔ جبکہ توبہ کے دروازے بند ہو چکے ہوں۔ بلکہ زندگی میں توبہ کی توفیق بخشے۔" (ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تقریب شادی

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ امۃ العلی مبشرہ صاحبہ کی شادی ہمراہ عزیزم مکرم مرزا نعمان احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب آف ۷-۱۰۸ ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ دارالصدر میں انجام پائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں مکرم منصور احمد صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ کا پُرمعارف منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ جس کے بعد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کے طور پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مورخہ ۲ر نومبر کو لاہور میں کمیونٹی سنٹر ڈیفنس سوسائٹی میں دعوتِ ولیمہ کا انعقاد کیا گیا جس میں ربوہ اور لاہور

باقی ص۸ پر

خدا تعالیٰ کی محبت میں لذّت پانے کیلئے اعلیٰ ذوق پیدا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"غالب کے متعلق آتا ہے کہ اس کو پھلوں کا بہت شوق تھا۔ آم کا بہت شوق تھا۔ اور غالب کے دوستوں میں سے ایک صاحب ایسے تھے جن کو آم سے نفرت تھی۔ بہت کم دنیا میں وہ ایسے ہوتے ہیں مگر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ مجلس لگی ہوئی تھی سب آم کھا رہے تھے اور جن کو آم سے نفرت تھی وہ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک گدھے کا وہاں سے گذر ہوا تو گدھے نے آم کے پھینکے ہوئے چھلکوں اور گٹھلیوں کو سونگھا اور بڑی نفرت سے اپنے ہونٹ چڑھا کر منہ دوسری طرف کر لیا اور بغیر کھائے آگے نکل گیا تو جن کو آم سے نفرت تھی۔ انہوں نے بے ساختہ غالب سے مخاطب ہو کر کہا کہ مرزا دیکھو گدھا بھی آم نہیں کھاتا۔ غالب نے جواب دیا۔ ہاں! گدھا آم نہیں کھاتا تو ایک "بھی" کے ہونے یا نہ ہونے نے دیکھیں کتنا فرق پیدا کر دیا۔ وہ گدھے جو اس دنیا میں خدا کی محبت کے آم نہیں کھاتے۔ اُس دنیا میں جب ان کو آم نصیب ہوں گے تو ان کے لئے تو جہنم ہی ہوگی اس لئے یہ ذوق کی پرورش کی بات ہے۔ ذوق کی اگر سلیقے سے پرورش کی جائے تو رفتہ رفتہ وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کا ذوق پیدا کرنے کے لئے زندگی کو اربوں سال کے تربیت کے دَور سے گذارا ہے۔ وہ معمولی کیڑے جو ابتدائی حالت سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بہت سی قسمیں ایسی ہیں جو گندگی سے باہر سانس ہی نہیں لے سکتیں اور وہی ان کی جنت ہے۔ کس طرح خدا تعالیٰ نے رفتہ رفتہ ایک دو سال میں نہیں، اربوں سال میں زندگی کو تربیت دے کر اس کو اعلیٰ ذوق کی اس منزل تک پہنچا دیا ہے۔ جسے انسان کی منزل کہا جاتا ہے اور اس کے باوجود جب وہ تربیت پا کر اس قابل ہو گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں لذّت حاصل کر سکے۔ جب وہ اس لائق بن گیا کہ وہ اعلیٰ اور لطیف چیزوں کا ادراک کر سکے اور ان کو سمجھ سکے اور ان کا ادنیٰ سے فرق کرنا سیکھ لے تو اس وقت وہ واپس لوٹا اور دنیا کی طرف منہ مارنے لگ گیا اور پھر گندگی کی طرف جھک گیا ایسے ہی شخص کا ذکر ایک کتے کی مثال کے ساتھ خدا تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے کہ ... کہ اگر ہم چاہتے تو ہم اس کا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ر نبوت ۱۳۷۰ ہش ۱۰ر نومبر ۱۹۹۱ء

اچھی اور بُری باتوں کے متعلق ہمارا رویہ

تقدیر کیا ہے۔ قسمت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کیسی باتیں منسوب کرنی چاہئیں۔ ہیں تو یہ باتیں عام سی۔ لیکن بعض لوگوں کے ذہن میں ان کے متعلق الجھاؤ ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے نہیں اور ان کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات اس لئے بھی غلط استعمال کرتے ہیں کہ ان کا غلط استعمال ہی رواج پا چکا ہوتا ہے۔ اور جس طرح وہ بچپن سے سُنتے چلے آرہے ہوں اسی طرح وہ بات آگے بڑھا دیتے ہیں۔

حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے ایک اجتماع (لجنہ اماء اللہ) میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کی جس طرح وضاحت فرمائی اسے ہم خلاصۃً اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس اجتماع میں جو عورتیں بہت پیچھے بیٹھی ہیں اور شاید وہ کچھ سُن بھی نہ سکتی ہوں وہ پیچھے جگہ ملنے کا شکوہ کرتے ہوئے کہہ دیتی ہیں کہ ہماری قسمت ہی ایسی تھی۔ حالانکہ یہ بات ان کی قسمت سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ان کی اپنی عادت سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ گھر میں برتن مانجھتی رہیں یا کسی اور کام میں مصروف رہیں اور وہ وقت پر یہاں نہ پہنچ سکیں۔ یہ ان کا اپنا قصور ہے۔ قسمت کو کوسنے کی عادت غلط ہے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ کسی کو ٹھوکر لگ جاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ "خدا کی مرضی" خدا کی مرضی تو اچھی اچھی باتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ خدا کو اس بات سے کیا دلچسپی ہے کہ آپ کو ٹھوکر لگے۔ دیکھا اچھی طرح آپ نے نہیں اور ٹھوکر لگ گئی اور اس بات کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا۔ یا کوئی طلاق ہو گئی۔ کوئی شخص امتحان میں فیل ہو گیا۔ تو لوگ ان باتوں کو خدا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ حضور نے اس بات کی تردید فرمائی کہ ایسا ہوتا ہے اور تلقین فرمائی کہ خدا تعالیٰ کی طرف اچھی اچھی باتیں ہی منسوب کی جانی چاہئیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تو ہر بات میں اچھائی چاہتا ہے۔ جو اچھی بات ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے اور جو بات ناکامی سے تعلق رکھتی ہے یا وہ بات جس کا کوئی ناپسندیدہ پہلو سامنے ہے اسے اپنی کمزوری پر محمول کرنا چاہیئے۔

ایسا کرنے کا ایک بہت بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہمارا تصوّر درست رہے گا اور ہمارے دل میں اس کی محبت بڑھتی رہے گی۔ ورنہ بُری باتیں خدا کی طرف منسوب کرنے کے وقت ہمارے دل خدانخواستہ اس کی طرف سے ہٹنے لگیں گے جو سراسر ہمارا ہی نقصان ہے۔ یہی حال تقدیر اور قسمت کا ہے۔

اپنے اندر جھانک کے دیکھ سکو تو تم بھی دیکھو
کس کس بات پہ فخر ہے تم کو کس سے ہو شرمندہ
ماضی کو تم یاد تو رکھو لیکن اب یہ سوچو
مستقبل کو کیسے کر سکتے ہو تم تابندہ

——— ابوالاقبال

○

نمی ہو آنکھ میں دل حالتِ وضو میں رہے
حضورِ یار قرینہ تو گفتگو میں رہے

کبھی تو چشمِ بصیرت حدوں کو پار کرے
نظر ہی کیا کہ جو محصور رنگ و بُو میں رہے

خرد کو شوق ہُوا ہے خلا نوردی کا
جنوں کی ضد کہ سدا گُل کی آرزو میں رہے

ہوائے نفس کا بندہ نہ اس قدر ہو جا
کہ طوق بن کے ترے حلقۂ گلو میں رہے

اِک عالمِ ہوسِ ناؤ نوش ہے دُنیا
تیاگ کر اسے کیوں کوئی جستجو میں رہے

تُو قطرہ قطرہ مئے زندگی انڈیلتا ہے
مَیں چاہتا ہوں سمندر مرے سبُو میں رہے

جو ہو سکے اسے پوشیدہ رکھ زمانے سے
رِیا کا دخل نہ صوفی ترے کدو میں رہے

وہ ایک شخص تھا جاندادۂ نگارِ وفا
فسانہ یہ بھی مری سُرخیٔ لہو میں رہے

نصیر احمد خان

○

مَیں نے اُس کے غم کو اپنی رُوح میں ڈھالا تو ہے
جس قدر بھی پال سکتا تھا اسے پالا تو ہے

تُو کہیں پر ہو تجھے مَیں دیکھتا ہوں رُوبرو
تیری یادوں کا مرے ماحول میں ہالا تو ہے

آنسوؤں سے معتبر ہے میرے دل کا ذکرِ یار
مَیں سمجھتا ہوں نسیم اشکوں کی اک مالا تو ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

یوسف سہیل شوق

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ریڈ بک

تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز کی طرف سے نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی ایک کتاب شائع کی گئی ہے جس کا نام ہے سائنس ٹکنالوجی اینڈ سائنس ایجوکیشن ان دی ڈویلپمنٹ آف ساؤتھ۔ یہ کتاب ساؤتھ کمیشن کی آخری میٹنگ اور اقوام متحدہ کے ادارہ برائے اقتصادیات اور سوشل کونسل ECOSOCO کے اجلاس منعقدہ جینوا جولائی ۱۹۹۱ء کے موقع پر شائع کی گئی ہے۔ تاریخ اشاعت ہے مئی ۱۹۹۱ء۔ چونکہ اس کتاب کا ٹائٹل سرخ رنگ کا ہے اس لئے اسے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سرخ کتاب (ریڈ بک) کا نام دیا گیا ہے۔ مقام اشاعت ہے ٹریسٹے۔ اٹلی۔ یہ کتاب ۳۸۱ صفحات پر مشتمل ہے ابتدائی ۱۳۶ صفحات محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تحریر کردہ ہیں جبکہ باقی قریباً اڑھائی سو صفحات ضمیموں پر مشتمل ہیں۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے ساؤتھ یعنی جنوب سے مراد ترقی پذیر یا غریب پسماندہ ممالک ہیں اور نارتھ یعنی شمال سے مراد مغرب کی ترقی یافتہ امیر دنیا ہے۔ دنیا کے نقشے پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو امیر ممالک نقشے کے اوپر کے حصے میں یعنی شمال میں ہیں جبکہ ترقی پذیر پسماندہ ممالک نیچے کے حصے میں ہیں یعنی جنوب میں۔ اس طرح سے عالمی سطح پر امیر اور غریب ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے شمال اور جنوب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب آج کے دور میں فزکس کے باوا آدم شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کا ادارہ اس وقت دنیا بھر میں فزکس کا گویا مرکز شمار کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر یہ ادارہ یعنی انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس، تیسری دنیا کے سائنسدانوں کی جنت ہے ۱۹۶۴ء میں اپنے قیام کے بعد اس ادارے نے تیسری دنیا کے بائیس ۲۲ ہزار سائنسدانوں کو فزکس کی جدید ترین معلومات سے روشناس کیا ہے

جناب ڈاکٹر عبدالسلام تیسری دنیا میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے زبردست منادی ہیں۔ اور عالمی سطح پر تیسری دنیا یعنی ترقی پذیر ملکوں کی سائنسی ترقی کے لئے ان کی کوششوں کو بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے فی الحقیقت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے زیادہ اس میدان میں اور کوئی کام کرنے والا موجود نہیں۔

اس کتاب میں مصنف یعنی پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب کے بارے میں جو مختصر نوٹ دیا گیا ہے وہ یوں ہے

" محمد عبدالسلام ساؤتھ کمیشن کے رکن ہیں۔ امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی میں پروفیسر ہیں ٹریسٹے (اٹلی) کے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (عالمی مرکز برائے نظریاتی طبیعات) کے بانی ڈائریکٹر ہیں۔ تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز اور تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک آف سائنٹفک آرگنائزیشنز کے بانی صدر ہیں ۱۹۷۹ء میں انہیں برقی مقناطیسی اور کمزور نیوکلیائی قوت کو متحد کرنے اور ڈبلیو اور زیڈ ذرات کی نشاندہی کرنے پر نوبل انعام دیا گیا۔ یہ نظریہ پہلی بار ۱۹۸۳ء میں سرن CERN جینیوا میں تجرباتی طور پر ثابت کر دیا گیا۔

اس کتاب کا مقصد اشاعت وہی ہے جس کے لئے جناب ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یعنی تیسری دنیا کے کمزور اور پسماندہ اقوام میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی تاکہ ان ملکوں کی قسمت کو بدلا جاسکے۔ یہی ساؤتھ کمیشن کا مقصد بھی تھا۔ اور اس کے لئے تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز بھی مصروف کار رہتی ہے۔

یہ کتاب تیسری دنیا میں سائنس کی ترقی کے موضوع پر ایک جامع مطالعہ کی حیثیت رکھتی ہے اس میں جناب محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے جو موضوعات قلمبند فرمائے ہیں ان پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

یہ موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سائنس اور ٹکنالوجی۔ انسانیت کا ایک مشترکہ ورثہ۔
۲۔ سائنس اور ٹکنالوجی کا بڑھتا ہوا فرق
۳۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے چار پہلو۔
الف: بنیادی (تجسس پر مبنی) سائنس
ب: اطلاقی سائنس
ج: کم درجے کی ٹکنالوجی کے میدان
د: اعلیٰ مرتبہ کی ٹکنالوجی جس کی بنیاد سائنس پر ہے
۴۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں جنوب پیچھے کیوں ہے؟ پانچ وجوہات اور ان کا علاج۔
الف (۱) بنیادی یا اطلاقی سائنس کی طرف قابل قدر رجحان کا فقدان۔
(۱۱) ٹکنالوجی میں خود کفالت حاصل کرنے پر انحصار نہ کرنا
(ب) غیر مناسب ادارے اور قانونی نظام۔
(ج) سائنس کے اداروں کو چلانے کا غلط طریق۔
د۔ جنوب کو ٹکنالوجی منتقل کرنے کے بارے میں ٹکنالوجی مہیا کرنے والوں اور شمال کے ممالک کا غیر ذمہ دارانہ رویہ
و: جنوب میں سیاسی استحکام کا فقدان
ن: اس صورت حال کا علاج
۵۔ جنوب میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ناگفتہ بہ صورت حال اور اس کے ازالے کے لئے طریق کار
الف: جنوب میں سائنس اور ٹکنالوجی کی خراب صورت حال کے اسباب
(۱) سائنس اور ٹکنالوجی کے لئے فنڈز
(۱۱) سائنسدانوں اور انجینئروں کی کل تعداد۔
ب: صورت حال کا علاج
(۱) سائنس اور ٹکنالوجی کی فراخدلانہ سرپرستی اور کم سے کم اخراجات
(۱۱) سائنس اور ٹکنالوجی کے لئے افرادی قوت میں اضافہ
ج: دفاع کے بارے میں سائنس اور ٹکنالوجی کے اخراجات اور تخفیف اسلحہ۔
۶۔ ترقی پذیر ملکوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کو مضبوط بنانے کے لئے عمومی اقدامات۔
الف: مختلف اداروں کی پانچ شاخیں جن کو ترقی پذیر ممالک میں لازمی طور پر تعاون کرنا چاہیئے۔
ب: سائنسدانوں کا استعمال اور جوابی طور پر ان کی لگن اور ذمہ داریاں
(۱) سائنس اور ٹکنالوجی کے جدید میدان میں کمی کا احساس
(۱۱) سائنسدانوں اور تکنیکی ماہرین کی جوابی ذمہ داریاں
ج: سائنس کی عالمی حیثیت اور ذہانت کی ملکوں سے منتقلی۔
د: سائنس اور ٹکنالوجی کے لئے پرائیویٹ اداروں کا کردار
و: اس حقیقت کا احساس کہ سائنسی ریسرچ میں تخلیق کا عمل آسان نہیں ہے اور اس کے اپنے اصول و قواعد اور طریقہ ہائے کار ہیں۔
۷۔ ترقی پذیر ملکوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کی تعلیم کی پالیسیاں۔ خصوصاً ثانوی اور اعلیٰ سطح کی سائنس کی تعلیم کے بارے میں
الف: سائنس کی عمومی تعلیم
ب: ثانوی اور اعلیٰ سطح کی تعلیم
ج: "پیشہ وارانہ" بمقابلہ "آزادانہ" تعلیم
د: یونیورسٹی کی تعلیم
د: شمال کے تعاون سے سپیشلائزیشن
۸۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے عالمی طریقہ ہائے کار۔

اس بات کا ادراک کرنا کہ سائنس کی تعلیم اور سائنس اور ٹکنالوجی کی ریسرچ بنیادی طور پر جنوب کے لئے ایک مسئلہ ہے اور ایک لمبا کام بھی ہے۔

(الف) جنوب اور شمال کے درمیان متحدہ کارکردگی
(۱) امدادی رقوم کا کم از کم ۱۰ فیصد سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے مختص کیا جائے۔
(۱۱) جنوب کے سائنسی اداروں کا پیدائشی حق۔ سائنسی لٹریچر تک بلا روک ٹوک رسائی
(۱۱۱) ٹکنالوجی کے جامع معلوماتی مراکز
ب۔ جنوب کو سائنس اور ٹکنالوجی کی فراہمی کے لئے بین الاقوامی اداروں کا کام بطور مثال اور رہنمائی۔
(۱) اقوام متحدہ کے ادارے اور ان کے چارٹروں میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے بین الاقوامی مراکز کا قیام، شامل کیا جائے۔
(۱۱) تین نئے بین الاقوامی مراکز قائم ہوں۔ اس کے علاوہ ترقی پذیر ممالک میں بیس مراکز سائنس، ہائی ٹکنالوجی، اور ماحول کے لئے قائم کئے جائیں۔
(۱۱۱) شمال میں قائم شدہ قومی سائنسی مراکز کا جنوب کے ہم پلہ اداروں سے رابطہ قائم کیا جائے۔
(ج) جنوب کے ممالک آپس میں تعاون کریں
(۱) تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز کے ذریعے
(۱۱) تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک آف سائنسز آرگنائزیشنز کے ذریعے
(۱۱۱) بین الاقوامی اداروں میں جنوب کے ممالک باہمی تعاون کریں۔
(۱۷) اعلیٰ ٹکنالوجی کی تعلیم اور سائنس ہائی ٹکنالوجی اور ماحول کے لئے ترقی پذیر ممالک میں بیس مراکز کے قیام کے لئے مشترکہ پروگرام وضع کئے جائیں۔
(۷) سائنس کی دولت مشترکہ
د: قابل قبول علاقائی انتظامات۔
۹۔ عالمی سائنس
(الف) ماحول اور ترقی کا باہمی رابطہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر ۔ مربی سلسلہ ۔

روشنی کے ساتھ ساتھ

اللہ تعالیٰ جو آسمان و زمین کا نور ہے اس کے نور کا پرتو کائنات کی ہر چیز پر یکساں پڑ رہا ہے۔ انسان ہوں یا حیوانات، چرند پرند ہوں یا جمادات ہر قسم کی مخلوق مخفی طور پر اس حسین ذات کے حسن کے جلوہ کا نہ صرف مشاہدہ کر رہی ہے بلکہ اپنے اندر اس کا عکس بھی رکھتی ہے۔ تمام موجودات کو جو جسم عطا کیا گیا ہے اس میں ان کی حقیقی خوبصورتی اور کلی وصف اور جاذبیت اس وقت تک نظر نہیں آسکتی جب تک اس ذات کامل کا پرتو ان پر نہ پڑے جسے دوسرے لفظوں میں نور کہا گیا ہے۔ نور کس قدر خوبصورت چیز ہے اس کا اندازہ اس کے ضد کے اوصاف کے مشاہدہ میں بھی پنہاں ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو فرمایا کہ وہ آسمان و زمین کا نور ہے تو حقیقت میں اس چھوٹے سے فقرہ میں بہت ہی وسیع مضمون بیان کر دیا گیا ہے جس کا احاطہ کرنا انسانی کوششوں کیلئے لامحال ہے۔ روزمرہ میں مشاہدہ میں آنے والے حقیر اجسام کے وجود کے اتنے بے شمار پہلو ہیں اور ان کے اتنے اوصاف ہیں کہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر سمندر سیاہی اور دنیا کے تمام درخت اقلام بن جائیں تو بھی خدا تعالیٰ کے کلمات کو لکھا نہیں جا سکتا۔

چونکہ اس کی ذات کا نور ہر موجود میں جلوہ گر ہے لہٰذا اجسام خالی مادی اوصاف نہیں رکھتے بلکہ سائنس نے معلوم کیا ہے کہ کائنات کے ہر ذرے کو ایک روحانی کائنات عطا کی گئی ہے۔ دین حق کی تعلیم یہی ہے کہ قدرت کا ہر شاہکار قادر و توانا کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ موجودہ زمانے کے سائنسی علوم کے سپرد قرآنی علوم و حقائق کی توضیح کا کام ہے جو یہ بطریق احسن سرانجام دے رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بڑی شان سے عملاً پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے کہ تم جدھر کو بھی رخ کرو گے ادھر ہی خدا تعالیٰ کا چہرہ موجود پاؤ گے۔

روشنی بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے جسے اس کی ذات سے تمثیلاً ایک مضبوط نسبت ہے۔ یہ مادی دنیا چونکہ فانی ہے لہٰذا قانون قدرت کے تحت مادی چیزوں میں ایک مستقل ضعف ہے۔ جن چیزوں کا مادی وجود نہیں ہے ان میں ایک مضبوطی اور شان و شوکت اور اثبات کی طاقت پائی جاتی ہے۔ انسان کے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان میں بھی یہی نسبت قائم ہے۔ جا بجا قرآن پاک نے یہی تعلیم دی ہے کہ یہ دنیا فانی ہے، آنے والا جہان اصل زندگی ہے جو مادی نہیں بلکہ روحانی ہے اور اس کی خاطر ہمیں تیاری کرنی چاہیئے۔ اس مضمون کے اثبات کے لئے اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ہزاروں مثالیں بکھیر دی ہیں تاکہ ان کے مطالعہ سے انسان فائدہ اٹھاتا رہے۔ زیر مطالعہ مضمون میں ہم روشنی کو ذریعہ مقصود بنا کر ایک ایسی مفید ایجاد کا ذکر کریں گے جو مستقبل میں وجود میں آنے والی ایجاد ہے جو تمام دنیا کے لئے ایک حیرت انگیز ایجاد اور دریافت ہوگی۔ یہ دریافت مستقبل کے کمپیوٹر کے بارے میں ہے جس کی تعمیر میں انسانی دماغ دن رات مصروف ہے۔ آج کے روایتی الیکٹرونک کمپیوٹر کی بجائے ایک ایسے کمپیوٹر کی تعمیر کی کوشش ہو رہی ہے جن میں پیغام بذریعہ روشنی بھیجا یا لیا جائے گا جسے آپٹیکل کمپیوٹر کا نام دیا گیا ہے جس کی کارکردگی موجودہ کمپیوٹر سے ہزاروں گنا زیادہ ہوگی۔

بہت لمبی تحقیق کے بعد انسان اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ روشنی ایک ایسی طاقت ہے جو ہر جسم رکھنے والی چیز سے زیادہ حساس، زیادہ تیز رفتار، زیادہ معین اور زیادہ خوبیوں کی مالک ہے۔ لہٰذا تیز رفتار ترین الیکٹرونک کمپیوٹر سے بھی انسان جب مطمئن نہیں ہو سکا تو ایسے جدید آپٹیکل کمپیوٹر کی تعمیر کی خاطر تحقیق میں دن رات مصروف ہے جس کے تیار ہونے پر دنیا کے ہر شعبۂ زندگی میں تہلکہ خیز صورتحال پیدا ہو جائے گی۔

مندرجہ ذیل مضمون خاکسار نے قارئین کے استفادہ کے لئے ڈنمارک سے شائع ہونے والے ایک حالیہ ماہنامہ سے حاصل کر کے ترجمہ کیا ہے۔ مضمون میں بعض انگریزی اصطلاحات کا استعمال ناگزیر ہے!

ہر نئی ٹیکنالوجی کو عمل میں لانے کیلئے لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ آئن سٹائن نے لیزر کے طریق کار کا بنیادی اصول ۱۹۰۳ء میں بتا دیا تھا تاہم اس کو عملاً استعمال میں لانے میں ۶۰ سال کا عرصہ صرف ہوا تھا۔ اسی طرح OPTICAL WORD PROCESSING آپٹیکل ورڈ پراسیسنگ پہلی مرتبہ ساٹھ کی دھائی میں زیر بحث لائی گئی تھی مگر جلد ہی یہ بحث محض اس لئے دفن ہو گئی کیونکہ اس زمانے میں اس عملی طریق کار کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ الیکٹرانک ٹیکنالوجی میں بے پناہ ترقی کے باوجود آپٹیکل بیسڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ نیز انسان کے ہاتھ ایسا مواد آگیا ہے جس کی بناء پر یہ امکان بڑھ گیا ہے کہ ڈیجیٹل الیکٹرانک سسٹم کو خالص آپٹیکل بیسڈ انفارمیشن سسٹم کے ساتھ بدل دیا جائے جو مکمل طور پر آپٹیکل کل پرزوں کی بنیاد پر قائم ہو۔

ایک آپٹیکل کمپیوٹر میں نظریاتی طور پر بہت سے فوائد ہیں جن میں سے دو واضح فوائد تو کمپیوٹر کی رفتار اور PARALLEL WORD PROCESSING یعنی بیک وقت کئی سگنلز کے کام کرنے کا امکان ہے۔

چنانچہ اس امید کی روشنی میں یوں نظر آتا ہے کہ ایک آپٹیکل کمپیوٹر الیکٹرانک کمپیوٹر کی نسبت کئی ہزار گنا تیز رفتار ہوگا۔ آج کے الیکٹرانک کمپیوٹر میں اندرونی کمیونیکیشن ایک معین ایڈریسنگ سسٹم کے مطابق ہوتی ہے جو بغلی راستے مکمل طور پر بند کر دیتا ہے۔ نیز ذخیرہ کردہ الفاظ کو صرف باری باری ایڈریس کیا جا سکتا ہے چنانچہ الیکٹرانک سسٹم میں انفارمیشن کمیونیکیشن کے لئے متعدد متوازی راستے حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ جبکہ آپٹیکل کمپیوٹر میں متعدد متوازی راستے برائے انفارمیشن ٹرانسفر استعمال کرنا بجا طور پر ممکن ہے۔

۱۹۸۴ء سے یورپین برادری کے آٹھ ملکوں کی کمپیوٹر لیبارٹریز اس مضمون پر تحقیق کر رہی ہیں تاکہ وہ اپنے تجربات ایک دوسرے کے سامنے لا سکیں تاکہ مستقبل میں آپٹیکل کمپیوٹر تعمیر کرنے میں مدد مل سکے۔ سائنسدانوں کو آپٹیکل پراسیسر تیار کرنے میں، جو کمپیوٹر کی اصل مشین ہے، بہت دلچسپی ہے۔ چنانچہ ۱۹۸۶ء میں نمونہ کا ایک پراسیسر بھی تیار کیا گیا جس کی بنیاد پر واضح طور پر مستقبل میں ایسا کمپیوٹر تیار کرنے کی امید کی جا سکتی ہے جو البتہ بلحاظ سائز لکھنے کے میز پر پورا آسکے گا اور با آسانی ادھر ادھر لے جایا نہ جا سکے گا۔ آپٹیکل کمپیوٹر آج کے ڈاٹا سسٹم کی تمام تکنیکی حدود کو با آسانی پار کر جائے گا۔ اس کمپیوٹر میں ڈاٹا ٹرانسپورٹ الیکٹرونز کی بجائے فوٹونز یعنی روشنی کی شعاعوں کی مدد سے عمل میں آئے گی جس کی رفتار غیر معمولی ہوگی۔ گو آج کے سپر کمپیوٹرز مثلاً CRAY ماڈلز ایک سیکنڈ میں بے شمار ملین کی تعداد میں حساب کرتے اور انفارمیشن ٹرانسفر کرنے کے قابل ہیں۔ اس کے باوجود تکنیکی اعتبار سے وہ کمپیوٹرز تمام مشکلات کو حل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

یہ بات بڑی ابتداء سے معلوم ہے کہ جہاں تک کمپیوٹر کی رفتار کا سوال ہے، الیکٹرانک کل پرزوں کا دائرہ عمل بہت محدود ہے جبکہ آپٹیکل پرزوں میں رفتار کی مذکورہ بالا حد کی شرط قابل عمل نہیں ہے۔ مزید برآں یہ متواتر کام کر سکتے ہیں۔ نیز یہ متواتر کام کرنے کی صلاحیت رکھنے کی وجہ سے ایک ہی وقت میں کئی سگنلز بھیج یا وصول کر سکتے ہیں۔ الیکٹرانک پرزوں میں رفتار کی حد زیادہ سے زیادہ ایک سیکنڈ کا ۱۰۰ ملین واں حصہ تک ہوتی ہے جبکہ آپٹیکل پرزوں کی اب تک کی تجربہ شدہ رفتار مندرجہ بالا سے بھی کئی ہزار گنا زیادہ ریکارڈ کی جا چکی ہے جو سیکنڈ کو ۱۵ صفر سے تقسیم کرنے کے برابر پہنچ جاتی ہے اسی طرح ورڈ پراسیسنگ کے دوران ان پرزوں کے لئے "سوئچ ٹائم" کی رفتار بھی بہت اہمیت رکھتی ہے جبکہ ہزاروں سگنلز بیک وقت انفرادی سوئچنگ کے تحت متوازی کام کر رہے ہوں گے۔ اس قسم کی انفرادی تحقیق میں یورپ فی الحال امریکہ اور جاپان سے بہت آگے ہے۔

آپٹیکل کمپیوٹر کے طریق کار کو آسان الفاظ میں یوں سمجھا جا سکتا ہے۔

آپٹیکل کمپیوٹر کے پروسیسر میں بے پناہ قوت کارکردگی کا راز اس حقیقت میں ہے کہ اس نئے ڈیزائن میں ایک آپٹیکل سوئچ "آن" اور "آف" کی پوزیشن میں لیزر بیم کو کنٹرول کرتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح ہم بلب کے لئے سوئچ کو "آن" اور "آف" کر سکتے ہیں تاہم یہ فرق واضح رہے کہ آپٹیکل سوئچ برقی سپلائی کو منقطع نہیں کرتا۔ بلکہ لیزر بیم کو جلاتا بجھاتا رہتا ہے۔ یہ جدید دریافت کرسٹل کی بعض خاص قسموں کے امتزاج کا نتیجہ ہے جن میں کیڈمیم سلفائڈ اور زنک سانائڈ شامل ہیں۔ جنہوں نے اس جدید کمپیوٹر کے پراسیسر کی تیاری اور تعمیر میں بڑی امید پیدا کر دی ہے۔ کرسٹل کی اس خاص قسم کی کچھ ذاتی خصوصیات ہیں اور کچھ اضافی خصوصیات اس وقت نمایاں ہوتی ہیں۔ جب اسے دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر استعمال میں لایا جائے۔ ذاتی طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کرسٹل کی یہ خوبی ہے کہ یہ روشنی کو "سیدھی لائنوں" میں گذرنے نہیں دیتا۔ مزید برآں عموماً یہ کرسٹل باوجود روشنی کی مقدار بڑھنے کے، ایک خاص مقدار سے زیادہ روشنی کو اپنے اندر سے گذرنے کی اجازت نہیں دیتا اور یہ ردوبدل ایک ایسی رفتار سے ہوتا ہے جس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے چنانچہ اس عمل کی روشنی میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ آپٹیکل کل پرزوں میں سوئچ ٹائم کی رفتار گھٹ کر ایک سیکنڈ کے ٹریلین ویں حصے تک پہنچ جائے گی اور اس کے عمل کی رفتار لیبارٹریز میں استعمال ہونے والے تیز ترین رفتار والے کمپیوٹر سے ایک ہزار تا دس ہزار گنا زیادہ ہوجائے گی۔

اس کمپیوٹر میں لگائے جانے والے خاص کرسٹلز کی جسامت چند مائیکرونز کی موٹائی کے برابر ہوگی جن کی خصوصیت یہ ہوگی کہ کم روشنی میں وہ "آف" پوزیشن میں رہیں گے اور جب لیزر بیم ایک خاص مقدار میں ان پر روشنی ڈالے گی تو وہ ٹرانسپیرنٹ یا شفاف ہوجائیں گے۔ جبکہ دوسرے کرسٹلز اس کے بالکل برعکس کام کریں گے۔ روشنی ایک خاص مقدار تک پہنچنے کے بعد خود بخود بند ہوجائے گی اور یہ عمل بار بار جاری ہوگا۔ چنانچہ کمپیوٹر کی زبان میں استعمال ہونے والے کوڈز "0" اور "1" کا عمل یہاں بھی جاری ہوجائے گا۔ ان میں سے بعض کرسٹلز میں تین یا اس سے بھی زائد مذکورہ بالا "سوئچ سسٹم" لگے ہوں گے جس کی بنیاد پر امید کی جاسکتی ہے کہ ایک دن ایک ایسا کمپیوٹر تیار کرلیا جائے گا جو DECIMA سسٹم یا صفر تا نو تمام اعداد کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔

آپٹیکل کمپیوٹر کی تعمیر اصولی طور پر الیکٹرانک کمپیوٹر سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ دونوں میں واضح طور پر جو فرق خیال کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ الیکٹرانک کمپیوٹر میں ایک کے بعد دوسرا سگنل پہنچنے کے مقابلے میں آپٹیکل کمپیوٹر میں مرکزی حصہ سے نکلنے والی روشنی کی بیم کے متوازی روشنی کی دوسری شعاعوں کے ذریعے کمپیوٹر کی کارکردگی کو کنٹرول کیا جاسکے گا۔ اس بیم کو کمپیوٹر کے مختلف حصوں میں بھیجنے کے لئے تقسیم بھی کیا جاسکتا ہے اور آپٹیکل لینز LENSE کے ذریعہ دوبارہ اکٹھا بھی کیا جاسکتا ہے اس بیم کو چھوٹے چھوٹے شیشوں کے ذریعہ منعکس کرکے آگے بھیجا جائے گا۔ بیک وقت روشنی کی کئی بیم ایک دوسرے کو کراس کرنے کے باوجود اپنے اندر چھپے ہوئے سگنلز کو "بھٹکا" نہیں سکیں گی اور یہی وہ راز ہے جس کی بنیاد پر آپٹیکل کمپیوٹر کے ڈیزائن اور اس کی تعمیر میں آسانی ہوگئی ہے۔ مزید برآں روشنی کی شعاعیں الیکٹرونز کی نسبت زیادہ "FLEXIBLE" ہیں جنہیں منتخب فریکوئنسی اور راستوں پر چلایا جاسکتا ہے نیز ان میں ویو (WAVE) کی صفت کے علاوہ اپنے ماخذ سے رابطہ رکھنے کی صلاحیت بھی بخوبی موجود ہے۔ بالفاظ دیگر روشنی، بجلی سے زیادہ FLEXIBLE ہوتی ہے۔

گو آپٹیکل کمپیوٹر کے بارے میں نظریات بہت مضبوط ہیں تاہم اس کو عمل میں لانا بہت سی مشاکل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اوپر بیان کردہ عملی حصے ہی صرف ایسی باتیں نہیں ہیں جن کی تخصیص اور پڑتال کی ضرورت ہے بلکہ DATA INPUT یعنی کمپیوٹر کو فیڈ اور ریکارڈ کرنا ہی ایسا مسئلہ ہے جو تاحال حل نہیں ہوسکا۔ اس کے علاوہ ایک مشکل یہ ہے کہ ڈاٹا فیڈ کرنے کے لئے کونسا میڈیا استعمال کیا جائے۔ اس مشکل کے حل کے لئے انجینئرز کا خیال ہے کہ فائبر آپٹیکل پلیٹیں جو روشنی کی IMPULSE کو الیکٹریکل IMPULSE میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں، ایک ممکنہ صورت ہوسکتی ہے۔ اس کے متبادل کے طور پر بعض مخصوص تیار کردہ کمپیوٹر فیڈنگ سسٹم استعمال کئے جاسکتے ہیں جن میں آپٹیکل اور الیکٹرانک پرزوں کا امتزاج ہوگا۔ آپٹیکل کمپیوٹر کی جسامت کو کم کرنا بھی ایک اہم مسئلہ ہے جو بہت مشکل کام ہے۔

مستقبل میں تکنیکی ترقی کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا بہت مشکل امر ہے اس لئے اس کمپیوٹر کی تعمیر میں بھی بہت دلچسپ اور حیران کن باتیں سامنے آئیں گی۔ آج سے صرف ۴۰ سال قبل ٹرانسسٹر اور صرف ۲۰ سال قبل مائیکرو الیکٹرانک پروسیسر دریافت ہوا لیکن اتنے مختصر عرصے میں ڈاٹا اور کمیونیکیشن الیکٹرانک سسٹم میں اتنی بیش بہا ترقی ہوئی ہے کہ جس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

کیا عجیب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

مختلف قارئین اس مضمون کے مطالعہ کے بعد مختلف نتیجوں پر پہنچے ہوں گے ایک حصہ تو ایسے قارئین کا بھی ہوگا جن کے لئے یہ مضمون یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا اور وہ اس سلسلہ میں مزید جاننا چاہیں گے۔ ایک حصہ ایسے قارئین کا ہوگا جنہیں اس بارہ میں پہلے سے معلومات ہوں گی اور وہ شاید ان معلومات میں آئندہ شماروں میں اضافہ کرنا چاہیں گے۔ ایسے قارئین بھی ہوں گے جن کے لئے یہ مضمون سمجھنا آسان نہ ہوگا اور کچھ ایسے بھی ہوں گے جن کی رائے میں اتنی "مشکل ایجادات" ممکن نہیں ہیں اور محض ضیاع وقت ہے۔

خاکسار بھی اس مضمون کا ایک قاری ہے اور بعد مطالعہ ایسے نتیجہ پر پہنچا ہے جو ممکن ہے کہ دیگر احباب کے لئے قابل استفادہ ہو۔ وہ ذوقی نتیجہ یہ ہے کہ ایسے کمپیوٹر کی تیاری میں خواہ کتنی محنت صرف ہو بالآخر انسان اس کی تعمیر میں کامیاب ہوجائے گا۔ اس کامیابی کیلئے اصول سیدھا سادا ہے کہ ذات باری تعالیٰ جو منبع انوار ہے، اس کا نور کائنات کی ہر چیز پر یکساں پڑ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے جابجا قرآن پاک میں نور اور تاریکی کے فرق اور نور کی بے پناہ طاقت کو بطور مثال پیش فرمایا ہے۔ مادی دنیا میں نور کا وجود اس حسن کامل کی ذات کے انوار کی تمثیل ہے جس کے اوصاف بے شمار ہیں۔ چنانچہ روشنی کے اوصاف کی معرفت کی بنیاد پر نہ صرف آپٹیکل کمپیوٹر بلکہ مزید بہت سی مفید ایجادات کی توقع کی جاسکتی ہے۔

غور کے لائق بات یہ ہے کہ اگر نقل میں اتنی خوبیاں جمع ہیں تو اصل کس قدر خوبصورت ہوگی۔ اب تک روشنی کے ضمن میں سائنس کی معلومات کل میں سے صفر کے برابر ہیں تاہم جتنی تحقیق مکمل ہوچکی ہے وہ انسانی ذہن کا عظیم کارنامہ ہے۔ مادی جسم رکھنے والی اشیاء کے مقابل پر غیر مادی جسم رکھنے والی اشیاء بہرحال زیادہ "خالص وجود" ثابت ہوتی جارہی ہیں اور زیادہ باوصف، زیادہ حقیقی، زیادہ خوبصورت اور زیادہ دیرپا ہیں اور یہ بھی ذات ازلی ابدی کے وجود کامل کے پرتو کے مضمون کو سمجھنے میں ممد ہیں۔ اس ضمن میں آنے والی تمام پیچیدہ ایجادات جن کی تعمیر خدا تعالیٰ نے اس زمانہ تک کیلئے اٹھا رکھی تھی، مستقبل میں عظیم کام سرانجام دینے والی ہیں وہ دنیا کو قریب کرنے میں اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد دینے والی ہیں۔ انسان کو یہ بات سوچنے پر مجبور کردینے والی ہیں کہ ہم جدا جدا تھے، ہمیں کس نے اور کس مقصد کے لئے اکٹھا کردیا ہے!!

عشرہ وصولی وقف جدید ۲۹ نومبر تا ۷ دسمبر منایا جارہا ہے۔
(ناظم مال وقف جدید)

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالوہاب صاحب جالکے چیمہ سے لکھتے ہیں:-

حضور کی نظم "اسیران راہ مولا" مطبوعہ ۲۶ اگست ۹۱ء روزنامہ الفضل کئی بار سنی اور کئی بار پڑھی۔ ایسا سوز اور درد ہے کہ بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار سنتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ اور جب ۱۲ اکتوبر ۹۱ء کی الفضل سے نظم "پریتم میرے پریتم" نظروں کے سامنے آئی۔ پڑھی تو تشنگی محسوس کی فوراً ۲۶ اگست والی الفضل نکالی اور جب دونوں نظموں کو آمنے سامنے رکھ کر پڑھا۔ تو درد بھرے جذبات کا سیلاب امڈ آیا۔

تصور میں اس ہستی کو دیکھا کہ کس طرح ان کے ذہن میں حضور کی نظم محفوظ ہوگی اور ساتھ جذبۂ تشکر نظم بن کر زینت قرطاس بن رہا ہوگا۔

بار بار اس نظم کو پڑھا کہ کوئی ایک شعر ایسا ملے جس کو پیار کی انتہا کہہ سکوں۔ مگر ہر بار ہی پہلے شعر سے چلا آخر تک جذبہ دو بالا ہوتا رہا۔ بالآخر ان دو شعروں کو جذبات کی انتہا سمجھ رہا ہوں۔

ع خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا
کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے
ع اس بات پہ لیکن کبھی دل دکھتا ہے پریتم
تجھ کو غم حالات نے بن باس دیا ہے

میرے دل نے مجھے مجبور کیا ہے کہ اس گمنام شاعر کے جذبات کو جو میں نے خود محسوس کیا ہے۔ بذریعہ الفضل بطور اظہار تشکر اُن تک ضرور پہنچا دوں۔ چنانچہ اس خط کو تزئین الفضل بنا کر شناس نظم۔ "پریتم میرے پریتم" کو میرے جذبات سے آگاہ فرمادیں۔ خدا سے ان دونوں نظموں کے متن کی خیر ان کا

مکرم نثار احمد صاحب چوہدری نیو کالونی جہانیاں (خانیوال) سے لکھتے ہیں:-

امید ہے بفضل اللہ تعالیٰ آپ بخریت ہوں گے۔ بذریعہ الفضل آپ سے ملاقات تو تقریباً روزانہ ہی ہو جاتی ہے۔ الفضل کا ایک بڑا فائدہ میرے نزدیک یہ ہے کہ پرانے دوستوں ہمدردوں اور مہربانوں، بزرگوں سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور کئی بھولی بسری یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ۲۸ اکتوبر کی الفضل میں مکرمہ نعیمہ ضیاء الدین صاحبہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون ۔ سین

اسرائیل میں مظاہرہ

گذشتہ روز تل ابیب میں تیس ہزار کے قریب اسرائیلیوں نے مظاہرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم ینرک شمیر کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ اسرائیلیوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے زمین کے ٹکڑے واپس کر کے امن حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ آپ امن کانفرنس کے لئے سپین جا رہے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیتون کی شاخ اپنے ساتھ لے کر جائیں یعنی کامیابی کی امید اور امید سے بڑھ کر یقین۔ آپ امن کا ہاتھ آگے بڑھائیں اور اس بات پر اصرار کریں کہ آپ کے لوگوں کو جینے کا حق ملنا چاہیئے۔ کیا وہ ساری عمر فلسطینیوں سے لڑتے ہی گذار دیں گے اور اسکے علاوہ دیگر انسانوں کو یعنی فلسطینیوں کو بھی آزادی اور حفاظت کا حق ملنا چاہیئے۔

ان مظاہرہ کرنے والوں کا تعلق الونیشن سٹیزن رائٹس موومنٹ پارٹی کے ساتھ ہے۔ ان کے لیڈر کا نام شلامد الونی ہے (SHULAMID ALONI) انہوں نے شمیر کو کہا کہ آپ ہماری دعاؤں کے ساتھ جائیں اور کامیاب واپس لوٹیں آپ کی کامیابی اسمیں ہوگی کہ آپ ایسے فیصلے کریں جن سے ہمارے بچے اور ہمارے ہمسائے اور اس علاقے کے تمام باشندے امن کی زندگی گذار سکیں۔ انہوں نے جو بینرز اٹھائے ہوئے تھے۔ ان پر جلی الفاظ میں لکھا تھا۔ اسرائیل امن چاہتا ہے۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ گنوایا جائے۔ شلامد نے کہا کہ ان کی ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ ساری عمر فلسطینیوں سے لڑتے رہیں فلسطینیوں نے تو بہرحال اسرائیلیوں کے خلاف مزاحمت کرتے ہی رہنا ہے۔ جیسا کہ اب وہ مغربی کنارہ اور غازہ پٹی میں کر رہے ہیں۔

پاکستان بنگلہ دیش تجارت

مسٹر علی احمد صدر چٹاگانگ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے گذشتہ روز کہا کہ جنوبی ایشیا کے ممالک کو آپس میں تعاون کرتے ہوئے تجارت بڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی اس لئے بھی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اب یورپ اور سوویٹ یونین کا تناظر بدل رہا ہے

آپ لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے اراکین سے خطاب کر رہے تھے اور اس خطاب میں آپ نے اس وثوق کا اظہار کیا کہ آئندہ سال جنوری سے شروع ہونے والا سال چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری جلد ہی اس بات کو محسوس کر لے گا۔ کہ آپس میں تجارت بڑھانے کی کتنی ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس علاقے کے جو کمزور ممالک ہیں وہ سارک چیمبرز کی طرف اپنی تجارت بڑھانے کے لئے امید کی نظروں سے دیکھیں گے۔

اس وقت پاکستان اور بنگلہ دیش کی تجارت غیر متوازن ہے اور اس میں ۳۸ ملین ڈالر کا فرق نظر آتا ہے۔ یہ فرق ۸۹-۱۹۸۸ء کے اعداد و شمار کو سامنے رکھتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ایک عرصے سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آرہی پاکستان سے ہماری درآمدات زیادہ ہیں۔ جبکہ بنگلہ دیش کی برآمدات بہت کم۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ پاکستان کو اپنی پالیسی میں تبدیلی لانی چاہیئے تاکہ وہ بنگلہ دیش سے زیادہ اشیاء درآمد کر سکے۔ چائے، پان، جنجر، پٹ سن اور پٹ سن کی مصنوعات بانس کی مصنوعات نیوز پرنٹ اور بوریاں وہاں سے زیادہ مقدار میں منگوائی جا سکتی ہیں۔ لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نائب صدر صلاح الدین صحاف نے دورہ کرنے والے وفد کو بتایا کہ ساری دنیا میں اس وقت تجارتی یعنی درآمدی اور برآمدی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور اس سے جنوبی ایشیا کو بھی خطرات لاحق ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ جنوبی ایشیاء کے ممالک کو آپس میں تجارت بڑھانی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اس کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ دونوں ممالک کے تجارتی وفود بار ہا ایک دوسرے ملک میں جاتے چاہئیں۔

کراچی ـــ زلزلہ

ماضی میں کراچی میں چھوٹے اور کسی قدر بڑے زلزلے آتے ہی رہے ہیں لیکن اب ماہرین ارضیات نے بتایا ہے کہ عنقریب کراچی بھی ایک بہت بڑے زلزلے سے دوچار ہوگا۔ اس زلزلے کی ریکٹر قوت ۶ء۷ بتائی جاتی ہے۔ نیشنل کنزرویشن کی بلیٹین میں بتایا گیا ہے کہ آج سے پہلے ماہر ارضیات اور سائنس دانوں نے پاکستان میں زلزلوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ان زلزلوں کی وجہ سے پاکستان کے کئی حصوں میں خاصا نقصان ہوا ہے۔ خاص طور پر کوئٹہ ہی میں کئی زلزلے آئے ہیں اور لوگوں کو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ جنوب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ یہاں پر تین ایسے مقامات ہیں جنہیں زلزلوں کا مرکز کہا جا سکتا ہے۔ اگر اس وقت دیکھا جائے تو کراچی کسی بھی زلزلے کے لئے تیار معلوم نہیں ہوتا اور کہا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں کی غلطی کا نتیجہ ہے جنہوں نے شہر کی سکیم تیار کی تھی۔ کیونکہ انہوں نے اس بات کا خیال نہیں رکھا کہ زلزلے سے کس طرح کم سے کم نقصان کروایا جا سکتا ہے۔ اس لئے اب اسکے نتائج زیادہ خطرناک ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب یہ پتہ چل جائے کہ کسی علاقے میں زلزلہ آنے کے امکانات ہیں تو اس علاقے کی آبادی کی سکیم کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ زلزلہ جو آئے بغیر نہیں رہے گا۔ اس سے نقصان تو کم ہو۔ اگر زلزلے کے متعلق قبل از وقت اطلاع دی جا سکے تو اس صورت میں کم نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ بشرطیکہ لوگ اس اطلاع کو سنجیدگی سے لیں اور اپنے حفاظتی اقدامات میں سستی نہ کریں۔

کہتے ہیں کہ ۱۰۵۰ء میں بھمبھور کا شہر جو کراچی سے جنوب مشرق کی طرف ۵۵ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے ایک زلزلے سے تباہ ہو گیا تھا۔ اس زلزلے کی طاقت ۵ء۷ تھی۔

بقیہ: صٓ۳ سے آگے

(ب) دنیا میں حرارت اور توانائی۔

(ج) جنوب کے ممالک کا آپس میں تعاون

۱۰۔ ترقی پذیر ملکوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے ایک پانچ سالہ پروگرام کا خاکہ

(الف) ترقی پذیر ملکوں کے لئے سائنس اور ٹکنالوجی کی پالیسیاں

(ب) بنیادی اور اطلاقی سائنسوں اور ہائی اور کم درجہ ٹکنالوجی پر اٹھنے والے اخراجات۔

(ج) ابتدائی ٹریننگ

(i) بنیادی سائنس میں ٹریننگ۔

(ii) اطلاقی سائنس میں ٹریننگ۔

اس کتاب کے موضوعات کا سرسری مطالعہ ہمیں ان جان کاہ کاوش کا احساس دلاتا ہے جو تیسری دنیا کو سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے درپیش ہے اور جس کے لئے ڈاکٹر عبد السلام دن رات کوشاں ہیں۔

آج کی صورت حال کیا ہے؟ اس بارے میں جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۳۱ پر لکھتے ہیں۔

"سائنس پر اور تعلیم پر فی الحقیقت کتنا خرچ ہونا چاہیئے اور عملی طور پر کتنا خرچ ہو رہا ہے، اس صورت حال کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آج جبکہ لاطینی امریکی ممالک اور کنفیوشئین بیلٹ پر واقع ممالک (چین جاپان کوریا وغیرہ) اور بعض دیگر ایشیائی ممالک اپنے اپنے ملک میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے اہم اقدامات کر رہے ہیں جبکہ افریقن۔ عرب اور اسلامی ممالک کو کم وبیش، ابھی ایک لمبا فاصلہ طے کرنا ہے تب کہیں جا کر وہ ان کے برابر آسکیں گے۔ آج کی صورت حال میں ان ممالک میں سائنس اور ٹکنالوجی کا مستقبل تاریک نظر آرہا ہے۔ خصوصاً جبکہ سن ۲۰۰۰ء کے آنے والے تقاضوں کو ذہن میں رکھا جائے تو اس صورت حال کے بارے میں قرآن کریم کی وہ آیت بڑی برمحل معلوم ہوتی ہے کہ "خدا اس وقت تک کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتی"

(۱۳-۱۱)

بقیہ صٓ۵ سے آگے

نے یادرفتگان کے تحت محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ پر نوٹ شائع کر کے کئی بچپن کی یادیں تازہ کر دیں۔ خود محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور ان کے محترم شوہر حکیم محمد عمر صاحب کے بارہ میں۔ خدا ان پاک اور نیک طینت روحوں پر اپنی رحمت نازل کرے۔

دوسرے آپ نے جو کاغذی ہے پیرہن کے عنوان سے کالم لکھنا شروع کیا ہے یہ خاصا دلچسپ ہے۔ حرفوں کے تانا بانا سے تصویر کشی کا گمان ہونے لگتا ہے۔ اس سلسلہ کو جاری رکھیئے اور اگر ممکن ہو تو اسے یکجا طور پر کتابی شکل میں شائع کروا دیں۔ اُمید ہے کافی دلچسپی کا سامان مہیا ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۷۸ میں حسینہ بیگم بیوہ ملک عبدالحمید اعوان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۲۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی ۳۷۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین سلیقہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ (۳) پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔ (۴) واشنگ مشین مالیتی ۱۶۰۰/- روپے اس وقت مجھے ۲۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حسینہ بیگم کوارٹر نمبر ۲۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عطاء الکریم شاہد وصیت نمبر ۱۷۱۵۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد قاسم خان وصیت نمبر ۱۷۶۹۱۔

مسل نمبر ۲۸۱۷۹ میں صفیہ کلثوم اعوان بنت ملک عبدالحمید اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۲۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سٹیزن گھڑی مالیتی ۲۵۰/- روپے۔ (۲) طلائی کوکا مالیتی ۱۳۵/- روپے۔ (۳) طلائی ٹاپس وزنی ۶ گرام مالیتی ۱۸۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صفیہ کلثوم اعوان کوارٹر نمبر ۲۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عطاء الکریم شاہد وصیت نمبر ۱۷۱۵۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد قاسم خان وصیت نمبر ۱۷۶۹۱۔

مسل نمبر ۲۸۱۸۰ میں سیّد عبدالقدوس ولد مکرم سید شمس الحق صاحب قوم سیّد پیشہ طالب علم عمر ۲۲ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۹/۱۱ دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو مکان نمبر ۵۹/۱۱-۱۰ ترکہ والد جس کے شرعی وارث والدہ صاحبہ دو بھائی اور ۵ بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید عبدالقدوس ۵۹/۱۱ دارالسلام شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منیر احمد عابد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۳۰۸۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد انیس مربی سلسلہ

مسل نمبر ۲۸۱۸۱ میں محمد دین ولد امام دین صاحب قوم ڈار پیشہ فارغ عمر ۸۴ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن ڈنگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میرا گذارہ جمع شدہ پونجی پر جس کا ۱/۱۰ نقد ادا کر رہا ہوں جس کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) نقد ایک لاکھ چالیس ہزار روپے۔ (۲) مکان واقع پرانی منڈی ڈنگہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے۔ (۳) ڈیڑھ مرلہ کا پلاٹ واقع ڈنگہ مالیتی چھ ہزار روپے۔ اپنے ماہوار خرچ سے ۵۰/- روپے ماہوار حصہ آمد ادا کرونگا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد دین محلہ تاساں والا پرانی منڈی ڈنگہ ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رمضان ڈار ڈنگہ ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد لطیف بٹ ولد امام دین صاحب بٹ بٹ کلاتھ ہاؤس ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۸۲ میں ملک نثار احمد ولد ملک عبدالرحمن صاحب۔ قوم ککے زئی پیشہ پنشنر و ملازمت عمر ۶۱ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷۵/ے ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۸۶ + ۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن و عارضی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک نثار احمد ۷۵/ے ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اشرف وصیت نمبر ۱۵۴۴۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالمتین وصیت نمبر ۱۸۴۲۵۔

مسل نمبر ۲۸۱۸۳ میں ملک بشارت احمد ولد ملک منور الدین احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ٹیکسٹائل کوالٹی سپروائزر عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۴۸ راوی بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت کوالٹی سپروائزر ٹیکسٹائل مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک بشارت احمد ۳۴۸ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد سنوری ۲۲۰ کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

رفع ان صفات کے ذریعے کر دیتے جو خدا تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائی تھیں۔ ... لیکن وہ بدبخت زمین کی طرف جھک گیا اور ان ادنیٰ حالتوں کی طرف لوٹ گیا جن سے نکال کر ایک بہت لمبے عرصے میں خدا نے تربیت کر کے اس کو بلند مقام تک پہنچایا تھا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے اپنی حکومت کا ایک سال مکمل ہونے پر ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے خود کو محاسبے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی عدالتی کمیشن کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ یہ کمیشن سپریم کورٹ کے ایک جج اور ہائی کورٹ کے دو ججوں پر مشتمل ہوگا اور کوآپریٹوز کے بحران میں حکومت پر عائد کردہ الزامات کی پندرہ دن کے اندر چھان بین کرے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ مجھ پر لگایا جانے والا ایک بھی الزام اگر درست ہوا تو میں خود کو قانون کے سامنے پیش کر دوں گا۔ اور اگر الزامات غلط ہوئے تو میں یہ معاملہ خدا اور عوام پر چھوڑ دوں گا۔

○ وزیراعظم نے اپنے خطاب کے دوران اعلان کیا کہ کوآپریٹوز کے کھاتہ داروں کی رقوم کی واپسی کے لئے ایک انویسٹمنٹ کمپنی بنا دی گئی ہے۔ یہ کمپنی پنجاب حکومت کی ضمانت سے قائم ہوگی۔ تمام کوآپریٹوز اداروں کے سارے اثاثے اپنی تحویل میں لے کر تمام کھاتے داروں کو سرٹیفکیٹ جاری کرے گی۔ اور کھاتہ داروں کو ۱۰ فیصد سالانہ کی شرح سے ۱۵ فروری ۹۲ء سے منافع دینا شروع کرے گی۔ جو تمام ٹیکسوں سے مستثنیٰ ہوگا۔ کھاتے دار چاہیں تو یہ حصص فروخت کر دیں یا منافع لیں ان کی رقوم ہر حال محفوظ ہوں گی۔

○ وزیراعظم نے کپاس کی برآمدی ڈیوٹی پر دس فیصد کمی کر دی ہے اور یکم جنوری ۹۲ء سے سرکاری ملازمتوں پر عائد پابندیاں بھی ختم کر دی ہیں۔

○ وزیراعظم ۷ر نومبر کی صبح سری لنکا کے صدر پریما داسا کی دعوت پر سری لنکا کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ بنگلہ دیش کی وزیراعظم محترمہ بیگم خالدہ ضیاء اور مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم بھی سری لنکا کے صدر کی دعوت پر سری لنکا پہنچ رہے ہیں۔

○ سارک ممالک کی چھٹی کانفرنس ملتوی کر دی گئی ہے۔ ایک رکن ملک بھوٹان نے شرکت سے انکار کرتے ہوئے ملک سے حکمران شاہ کی جگہ اپنا نمائندہ بھیجنے کا اعلان کیا تھا جس پر بھارت نے اعتراض کیا اور وزیراعظم نرسیما راؤ نے کہا کہ وہ بھی نہیں جائیں گے جس پر سربراہ کانفرنس ملتوی کر دی گئی۔

○ حکومت نے بتایا ہے کہ وہ روزنامہ امروز اور مارننگ نیوز کے کارکنوں سے بات چیت کر رہی ہے اور امید ہے کہ معاملات احسن طریق سے حل کر لیے جائیں گے۔

○ سابق وفاقی وزیر اور سابق رکن قومی اسمبلی پیپلز پارٹی کے مسٹر غلام محمد احمد خان مانیکا کو یک رکنی عدالت نے سات سال کے لئے عوامی نمائندگی کے کسی بھی عہدے کے لئے نااہل قرار دے دیا ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی نے لورالائی کے صوبائی حلقے کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے ہم سے تعاون مانگا۔ ہم نے کہا کہ پہلے شریعت نافذ کریں۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ میں نے صدر سے درخواست کی ہے کہ میرے خلاف ریفرنس پیش کیا جائے۔

○ محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوجی ایوان میں دو صوبوں کی کوئی نمائندگی نہیں۔ سندھ کو ٹکڑے کرنے کے منصوبے بن رہے ہیں ایوب خان کے دور میں بائیس خاندان تھے اب پورے ملک پر چار سرمایہ دار خاندانوں کی اجارہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی کی طرز پر متناسب نمائندگی کا نظام رائج کیا جائے۔ موجودہ الیکشن کا نظام ووٹ کے تقدس کی حفاظت نہیں کر سکا۔

○ مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ اگر اسلام آباد کے جنسی سکینڈل کی ساری ایف آئی آر شائع کر دی جائے تو قیامت آجائے گی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ رتا صحہ کے سکینڈل نے اسلام پسند حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

○ وزیراعظم نے فیصل آباد میں سر سید یونیورسٹی قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ سپریم کورٹ نے سرحد اسمبلی کی بحالی کا فیصلہ کثرت رائے سے منسوخ کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ سپریم کورٹ کے ۱۲ ججوں پر مشتمل فل بینچ نے دیا۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کھر لائیں یا جتوئی۔ اس نیک کام میں ہر کسی کی مدد کریں گے۔

○ نجی شعبے میں قائم ہونے والا پہلا بنک پرائم کمرشل بنک یکم جنوری سے کام شروع کرے گا۔

○ پیر پگاڑا نے لندن سے پیغام بھجوایا ہے کہ میری پارٹی کالعدم نہیں بلکہ فنکشنل ہے میں سندھ کی سیاست میں اہم کردار ادا کروں گا۔

○ سندھ کے ممتاز سیاسی لیڈر طالب المولیٰ نے کہا ہے کہ جام صادق حکومت سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں۔

○ قومی اسمبلی میں خواتین کی نشستیں بحال کرنے کا بل تیار کر لیا گیا ہے۔

○ آصف زرداری اور ان کے ۱۸ رشتہ داروں پر ڈکیتی کا ایک اور مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کی پشت پناہی کرنے اور رشوت و بدعنوانی کے الزامات میں ۱۴۵ پولیس افسران برطرف کر دیئے گئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے امید ظاہر کی ہے کہ اسرائیل اور کم از کم ایک عرب ملک کے درمیان بات چیت کے بارے میں جگہ اور وقت کا اتفاق ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی سمجھوتہ نہ ہوا تو امریکہ اپنی تجاویز پیش کرنے میں آزاد ہوگا۔ انہوں نے جولان میں نئی بستی کے قیام پر افسوس کا اظہار کیا۔ اس بستی کا افتتاح میڈرڈ مذاکرات کے بعد کیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں اور حریت پسندوں کے درمیان جھڑپوں میں کم از کم ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ سری نگر میں قابض فوجوں اور حریت پسندوں میں کئی جھڑپیں ہوئیں جن میں ۹ بھارتی فوجی زخمی ہوئے جن میں سے ایک بعد میں ہلاک ہو گیا۔ سری نگر کے نواح میں ایک بھارتی فوجی تھانے پر بھی حریت پسندوں نے حملہ کیا۔

○ لینن گراڈ کا پرانا نام سینٹ پیٹرز برگ بحال کر دیا گیا ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

کے احباب نے شرکت کی۔ عزیزہ امۃ العلی مبشرہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرتا رہے، کی پوتی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ جناب مولانا عبدالمالک خان صاحب کی آنکھ کا آپریشن مورخہ ۱۰ر نومبر کو ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خارش ہر قسم گرمی، گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی، مالیخولیا، بواسیر، اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
فون ۷۷۱ ، ۶۰۶
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ